ماں

توصیف خواجہ

ماں انتظار نہیں کرتی
ماں ہمیشہ تنہائی میں موت کے سفر پر روانہ ہوتی ہے

اندھیرے کی چادر کے تلے
یا روشنی کی اوٹ میں

جب تکیے کے پھول خوشبو سے بھر جاتے ہیں
اس کی پیشانی بھیگ جاتی ہے
اور بستر کی شکنیں اسے الوداع کہنے لگتی ہیں

وہ انتظار نہیں کرتی
ان سب کا
جو کبھی نہ لوٹنے کے لئے
کسی طویل مسافت پر روانہ ہو چکے ہوں

اور انُ کا بھی
جنہیں رات کے کسی پچھلے پہر لوٹ کے آنا ہو
اس کی پیشانی کا پسینہ پونچھنے کے لئے
اس کی خاک میں خاک ہونے کے لئے

ماں پیڑوں اور پرندوں سے ہم کلام رہتی ہے
اور ہمیشہ تنہائی میں موت کے سفر پر روانہ ہوتی ہے